حقوق الوالدین

(قسط نمبر ۳ آخری)

تحریر: مولانا عبدالرحمٰن عزیزالہ آبادی خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث حسین خانوالہ پتوکی

الیمین الغموس: ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ گناہ کبیرہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، اس نے کہا اور کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا، اس نے استفسار کیا کہ یمین غموس کیا ہے؟ فرمایا: جس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیالیا جائے یعنی جھوٹی قسم کھا کر مال ہڑپ کیا جائے۔ "یمین غموس" مہلک ترین گناہِ کبیرہ ہے، اس کو "غموس" اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ قسم اپنے کھانے والے کو جہنم میں غوطے کھلاتی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ ایسا شخص اللہ تعالیٰ بزرگ وبرتر کے سامنے مجرمانہ جسارت کرتا ہے جس کے حضور میں اکڑی ہوئی گردنیں خم ہو جاتی ہیں، پوری کائنات جس کے در پر سجدہ ریز ہوتی ہے، جہاں سرکش اپنی سرکشی فراموش کر جاتے ہیں لیکن اس جھوٹے کا برا ہو، جو جھوٹی قسم کھا کر مسلمان بھائی کی تباہی کا سبب بنتا ہے۔ پھر اس اللہ کے نام کی قسم کھاتا ہے جس اللہ نے اس کو ناپاک قطرے سے پیدا کیا، پھر جس نے عدم سے وجود بخشا اور کان، آنکھ اور دل دیا۔ صحت، دولت، علم، مرتبہ اور اولاد سے نوازا۔ کیا اب بھی کوئی مسلمان اس بات کو پسند کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ان گنت اور بے شمار نعمتوں کو پسِ پشت ڈال دے۔ اور اس کی بجائے اس کے عظیم نام کی جھوٹی قسمیں کھائے اور گناہ مول لے اپنی دنیا کی معمولی پونجی کے عوض انمول آخرت کو بیچ ڈالے۔ حلال و حرام کی تمیز کے بغیر دنیا کے چند ٹکڑوں پر گر پڑے۔ اس حدیث میں عقوق الوالدین کا ذکر فرمایا ہے۔ لفظ "عقوق" عام ہے، ماں باپ کو کسی بھی طرح سے ستانا، قول و فعل سے ان کو ایذاء دینا، دل دکھانا و رنا فرمانی کرنا، حاجت ہوتے ہوئے ان پر خرچ نہ کرنا، حقارت کی نگاہ سے دیکھنا، گھور کر دیکھنا یہ سب "عقوق" میں شامل ہیں۔

۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان فرماتے ہیں کہ امام کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: (من الكبائر شتم الرجل والديه، قالوا: يارسول الله! وهل يشتم الرجل والديه؟ قال: نعم! فيسب أبا الرجل فيسب أباه ويسب أمه فيسب أمه) (متفق علیہ مشکوۃ: ۲/ ۴۱۹) ترجمہ: "کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے، تو صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! (اس صورت میں کہ) کوئی کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ پلٹ کر گالی

دینے والے کے باپ کو گالی دے گا، کوئی کسی دوسرے کی ماں کو گالی دے تو وہ پلٹ کر گالی دینے والے کی ماں کو گالی دے گا۔ مطلب یہ ہے کہ اس شخص نے اپنے ماں باپ کو خود گالی نہیں دی بلکہ دوسرے سے گالی دلوانے کا سبب بن گیا، اس طرح وہ بھی اپنے والدین کو گالی دینے والوں میں شمار ہو گا۔

۲۳ : **تین بد نصیب آدمی** : امام کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ثلاثة لاینظر الله الیهم یوم القیامة، العاق لوالدیه، ومدمن خمر، والمنان عطاء ه)۔ ترجمہ : "تین آدمی ایسے بد نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ ماں باپ کا نافرمان، شراب کا عادی، احسان جتانے والا (نسائی، بزار، حاکم بسند صحیح) دوسری حدیث : (ثلاثة لایدخلون الجنة، العاق لوالدیه والدیوث والرجلة) (ایضاً) ترجمہ : آپ ﷺ نے فرمایا: "تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ ماں باپ کا نافرمان، عورت سے مشابہت کرنے والا مرد یا مرد سے مشابہت کرنیوالی خاتون"۔

تیسری حدیث : (ثلاثة حرم الله علیهم الجنة، مدمن الخمر، والعاق، والدیوث الذی یقر الخبث فی أهله) ترجمہ : "تین شخصوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے۔ شراب کے عادی پر، والدین کے نافرمان پر، اور جو اپنی بیوی کی بدکاری پر واقف ہو (اور منع نہ کرتا ہو)"۔ (رواہ النسائی والبزار والحاکم بسند صحیح)

ان تینوں احادیث میں ماں باپ کے نافرمان سے متعلق یہ وعید ہے کہ اللہ کی رحمت سے دور ہو گا اور وہ جہنم میں داخل ہو گا۔

۲۴۔ **دنیا میں سزا** : حضرت ابوبکرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : (کل الذنوب یغفر الله ماشاء الا عقوق الوالدین فانه یعجل لصاحبه فی الحیوة قبل الممات) ترجمہ : "ماں باپ کو ستانے کے علاوہ تمام گناہ ایسے ہیں جن میں سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں معاف فرما دیں ماں باپ کو ستانے کا گناہ ایسا ہے کہ اس گناہ کے کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا کی زندگی میں ہی سزا دے دیتے ہیں"۔ (بیہقی مشکوۃ ۲/ ۴۲۱) نیز ایک حدیث میں ہے (برو آباء کم تبرکم ابناء کم) (حاکم) ترجمہ : "تم اپنے ماں باپ سے حسنِ سلوک کرو، تمہاری اولاد تم سے اچھا سلوک کرے گی"۔ یعنی : "اگر تم اپنے ماں باپ کو ستاؤ گے تو تمہاری اولاد بھی تم کو ستائے گی"۔ کیونکہ ؎ گندم از گندم بروید جو از جو ۔ از مکافاتِ عمل غافل مشو

یہ ہے دنیا کی سزا اور آخرت کی سزا بطور ذخیرہ رکھ لیجاتی ہے، جب وہاں پہنچے گا تو وہاں بھی سزا پائے گا۔

۲۵۔ **دوزخ کے دروازے** : حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ امام کائنات ﷺ نے فرمایا: (من أصبح عاصیاً لله فی والدیه أصبح له بابان مفتوحان من النار وإن کان واحداً

فواحدا، قال رجل: وإن ظلماه، وإن ظلماه، وإن ظلماه) (رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ ۲: ۴۲۱) ترجمہ: "جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ والدین کا نافرمان ہے تو اس کیلئے دوزخ کے دو دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، اگر والدین میں سے ایک زندہ ہے اور اس کی نافرمانی کی حالت میں اس نے صبح کی تو اس کیلئے ایک دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے، ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! اگر ماں باپ نے اولاد پر ظلم ہی کیا ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم بھی کیا ہو۔ یہ فقرہ آپ ﷺ نے تین بار دہرایا۔

اس حدیث کے پہلے جزء میں ماں باپ کی خدمت، فرمانبرداری اور حسن سلوک کی فضیلت کو پوری اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس جزء میں ماں باپ کے ستانے اور نافرمانی کا وبال توضیحاً بیان فرمایا کہ اگرچہ ماں باپ ظلم بھی کریں تب بھی ان کی نافرمانی اور ایذاء رسانی کی وجہ سے دوزخ کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔

۲۶۔ **سید الانبیاء وسید الملائکۃ کی بددعا:** حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ امام کائنات ﷺ نے والدین کے نافرمان کے حق میں یوں بددعا فرمائی: (رغم أنفه، رغم أنفه، رغم أنفه، قيل: من يارسول الله؟ قال: من أدرك والديه عند الكبر أحد هما أوكلا هما فلم يد خل الجنة) (مسلم مترجم: ۲: ۲۰۴) ترجمہ: "اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو، یعنی وہ شخص ذلیل وخوار ہو، وہ تباہ وبرباد ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کے ماں باپ دونوں یا دونوں میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچے (اور وہ ان کی خدمت وفرمانبرداری کر کے) جنت میں داخل نہ ہو"۔ (مشکوۃ: ۲ / ۴۱۸)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ امام کائنات ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر چڑھنے لگے تو آپ ﷺ نے پہلے زینے پر آمین کہا، پھر دوسرے زینے پر آمین کہا اور تیسرے زینے پر چڑھتے وقت پھر آمین کہا، پھر فرمایا: (أتدرون لم أمنت؟) کیا تم جانتے ہو کہ میں نے آج خلافِ معمول ان تینوں سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین کیوں کہا، تو ہم نے کہا کہ (الله ورسوله أعلم) فرمایا: سنو! میرے پاس جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے، انھوں نے تین بددعائیں کیں اور مجھے آمین کہنے کو کہا میں آمین کہتا رہا۔ ان میں سے پہلی بددعا یہ تھی (من أدرك أبويه أوأحدهما فلم يبرهما دخل النار فأبعده الله وأسحقه فقلت آمين) (الطبرانی والحاکم وابن حبان) ترجمہ: "یاالٰہی! جس شخص نے اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے بڑھاپے کا زمانہ پالیا پھر بھی انکی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا بلکہ انکی نافرمانی اور حسن سلوک نہ کرنے کی وجہ سے جہنم میں گیا، تو یااللہ! تو اسکو اپنی رحمت سے دور ڈال اور اسے تباہ وبرباد کر۔ تو میں نے کہا آمین"۔

دوسری بددعا یہ تھی: (أنه من ذكرت عنده ولم يصل عليك، أبعده الله وأسحقه فقلت آمين) ترجمہ: "الٰہی! جس کے پاس تیرے نبی ﷺ کا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے تو اسے [illegible]

غارت اور برباد کر، میں نے کہا آمین۔ تیسری بد دعا: (من أدرك رمضان فلم يغفرله دخل النار، وأبعده الله وأسحقه، فقلت: آمين) ترجمہ: "الٰہی! جو رمضان المبارک کا مہینہ پائے پھر عبادت کر کے اپنے آپ کو جنتی نہ بنائے تو اسے بھی نقصان یافتہ اور اپنی رحمت سے دور کر دے تو میں نے کہا۔ آمین"۔

(رواہ الطبرانی والحاکم وابن حبان بالفاظ مختلفہ، بحوالہ خطبات محمدیؐ مطبوعہ کراچی ۱/ ۵۹، ۶۰)

محترم قارئین! غور فرمائیں...... مدینہ منورہ جیسا مقدس شہر، مسجد نبویؐ جیسی مقدس جگہ اور مسجد میں ﴿رضي الله عنهم و رضوا عنه﴾ اور ﴿كلاً وعد الله الحسنى﴾ کی سند حاصل کرنے والے صحابہ موجود اور منبر پر سید الاولین والآخرین جلوہ افروز ہیں اور پاس ہی تمام فرشتوں کے سردار اور وحی الٰہی کے پیغام رساں حضرت جبریل امین علیہ السلام بد دعا فرماتے ہیں اور باوجود شان رحمۃ للعالمین کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے سردار ہر بد دعا پر آمین فرماتے ہیں...... کیا اس دعا کی قبولیت میں کوئی شک ہے!! محترم قارئین! خوش نصیب وہ لوگ ہیں جو اپنے والدین کی اطاعت، فرمانبرداری اور خدمت کر کے اس بد دعا سے محفوظ رہے اور بد نصیب وہ لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی اور ایذاء رسانی کر کے اس بد دعا کے زمرہ میں شامل ہو گئے۔ اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضیٰ

۷۔ **والدہ کی بد دعا:** حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ امام کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جھولے میں تین بچوں نے کلام کیا: ان میں سے ایک صاحب جریجؒ اور جریج کا قصہ ہے۔

جریج ایک عابد شخص تھا وہ اپنے عبادت خانے میں ہی رہا کرتا تھا، ایک دن اس کی والدہ آئی اور کہا: (يا جريج! أنا أمك، فكلمني) ترجمہ: "اے جریج میں تیری والدہ ہوں مجھ سے بات کر، جریج اس وقت نماز پڑھ رہا تھا، اور دل ہی میں کہا: (اللهم أمي وصلوتي) ترجمہ: "یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں"۔ پھر وہ نماز پڑھتا رہا۔ پھر دوسرے دن آئی اور کہا: (يا جريج ! أنا أمك، فكلمني) ترجمہ: "اے جریج! میں تیری والدہ ہوں، مجھ سے بات کر"۔ لیکن جریج نماز کی حالت میں تھا اور دل میں ہی کہا: (يا رب أمي وصلوتي) ترجمہ: "یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں"۔ اور پھر نماز میں مشغول رہا، پھر تیسرے دن آئی اور کہا: (وقالت يا جريج! فقال: يا رب! أمي وصلوتي فأقبل على صلوته، فقالت: اللهم لا تمته حتى ينظر إلى وجوه المومسات) ترجمہ: "اے جریج! تو جریج نے کہا: یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں اور پھر اپنی نماز میں مشغول رہا، تو جریج کی ماں نے کہا: یا اللہ! اس کو موت نہ دینا، جب تک بدکار عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے"۔ امام کائنات ﷺ نے فرمایا: "اگر جریج کی ماں یہ بد دعا کر دیتی کہ جریج کسی فتنہ میں پڑ جائے، البتہ ضرور فتنہ میں پڑ جاتا۔ جریج کے عبادت خانہ کے قریب ایک چرواہا رہا کرتا تھا، بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت جو حسن وجمال میں بے مثال تھی، اس نے جریج کو مصیبت میں ڈالنے کیلئے

برائی کی دعوت دی مگر جریج نے اس کی طرف التفات بھی نہ کیا، تو وہ عورت اس چرواہے کے پاس چلی گئی اور اس نے اس عورت سے حاجت پوری کی، جس سے حمل ٹھہر گیا، جب اس نے بچہ جنا تو اس نے کہا کہ یہ بچہ جریج کا ہے، جب لوگوں نے یہ بات سنی تو جریج کے پاس آئے، اس کا عبادت خانہ گرادیا اور اس کو مارنے لگے، اس نے کہا کیا ماجرا ہے ؟ تو انھوں نے کہا: تونے بدکار عورت سے زنا کیا اور وہ تجھ سے ایک بچہ بھی جن چکی ہے، تو جریج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے ؟ جب لوگ اس بچے کو لے آئے، تو جریج نے نماز شروع کردی، جب نماز سے فارغ ہوئے، تو اس بچے کے پاس آئے :(فطعن في بطنه قال: يا غلام! من أبوك ؟ قال: فلان الراعي) ترجمہ :"اور اس بچے کے پیٹ کو ایک ٹھونگا دیا اور کہا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے ؟ تو اس نے کہا کہ فلاں چرواہا ہے، جب یہ بات انھوں نے اس بچے سے سنی تو (فأقبلوا على جريج يقبلونه،ويتمسحون به قالوا: نبني لك صومعتك من ذهب، قال: لا أعيد وها من طين كما كان، ففعلوا) ترجمہ : "لوگ جریج کی طرف دوڑے اور اس کو چومنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنادیتے ہیں جریج نے کہا: نہیں، تم مٹی سے پھر بنادو جیسا پہلے تھا، لوگوں نے بنادیا"۔ (صحیح مسلم مترجم نعمانی کتب خانہ لاہور :۶ / ۲۰۲، ۲۰۳)

محترم قارئین! غور فرمائیں کہ ماں کی معمولی سی نافرمانی کا اس اللہ کے ولی پر کتنا بڑا اثر پڑا، اسی لئے امام کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا :(إن الله حرم عليكم عقوق ألامهات)(متفق علیہ مشکوۃ :۲ / ۴۱۹)

اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی اور گستاخی کو حرام قرار دیا ہے۔

۲۸۔ **والدین کا نافرمان فرمانبرداروں میں** : حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا (إن العبد ليموت والداه أو أحدهما وإنه لهما لعاق، فلايزال يدعوا لهما ويستغفرلهما حتى يكتبه الله باراً)(رواہ البیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکواۃ :۲ / ۴۲۱) ترجمہ :"جس بندے کے والدین وفات پاچکے ہیں یا دونوں میں سے ایک فوت ہوجاتا ہے اور وہ ان کو ان کی زندگی میں ستاتا رہا اور نافرمانی کرتا رہا، اب موت کے بعد ان کے لئے دعا کرتا رہتا ہے، اور ان کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے، یہانتک اللہ تعالیٰ اس کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ ان احادیث سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جب والدین کا نافرمان اپنے والدین کیلئے بالالتزام دعاء واستغفار کرتا رہے، تو وہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنیوالوں میں شمار ہوگا۔

۲۹۔ **دس وصیتیں** : حضرت معاذؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی :

ا۔ (لاتشرك بالله وان قتلت وحرقت) ترجمہ :"اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تجھے قتل کردیا جائے اور (زندہ) جلادیا جائے"۔

(بقیہ صفحہ :۱۸ پر ملاحظہ فرمائیں)